ڈاکٹر سید عبداللہ پنجاب یونیورسٹی
لاہور

کتابیات اسلام
ایک اہم علمی منصوبہ

معجم مصادر اسلامی

اسلامی موضوعات کے سلسلہ میں ایک اہم بنیادی ضرورت

پورا نام : معجم مصادر اسلامی

مختصر نام : معجم المصادر

انگریزی نام : A BIBLIOGRAPHY OF ISLAM

مقصد و موضوع | عموماً دیکھا گیا ہے کہ اسلام سے متعلق کسی موضوع کا مطالعہ و تحقیق کرنے والے طلبہ و محققین کو کام کا آغاز کرنے کے سلسلے میں بڑی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس کا ایک سبب یہ ہوتا ہے کہ انہیں ضروری مآخذ و مصادر کا صحیح علم نہیں ہوتا۔ چنانچہ اس مقصد تک پہنچنے کے لئے انہیں بڑی جستجو کرنی پڑتی ہے اور بسا اوقات شدید کاوش کے باوجود وہ ان مصادر سے بے خبر رہتے ہیں۔ جو موضوع کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان سے آگاہ ہونے کا ان کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہوتا۔

اس کے علاوہ انہیں یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ معروف مصادر کی تقابلی قدر و قیمت اور کسی مصنف کا خاص انداز نظر کیا ہے۔ اور اس کی کتاب کس مسلک کے مطابق مرتب ہوئی ہے۔ نتیجہ یہ کہ بے حد محنت کرنی پڑتی ہے۔ اس طرح تحقیق کرنے والے کا بہت سا قیمتی وقت ضائع ہو جاتا ہے۔

دنیا کی اہم زبانوں میں مختلف موضوعات پر طلبہ و محققین کی سہولت کے لئے مختلف قسم کے اشاریے، لغات حوالہ اور معجم المصادر (کتابیات) موجود ہیں، مگر اسلام کے متعلق کوئی ایسی معجم موجود نہیں جو مفید ہو۔ اور اردو میں تو (قدرتی طور پر) اس کی توقع بھی نہیں کی جا سکتی، کیونکہ یہ نسبتاً جدید اور

صحیح سرپرستی سے محروم زبان ہے۔

عرصہ ہوا میں نے جرمن زبان میں ایک کتابیات اسلام دیکھی تھی جو ایک جرمن مصنف، فان میولر (PFAN- MÜLLER) کی مرتب کردہ تھی۔ اس کتابیات کا دائرہ موضوعات محدود تھا۔ اور حوالے بھی کچھ زیادہ نہ تھے۔ اس میں زیادہ تر مغربی زبانوں میں لکھی ہوئی کتابوں کا تذکرہ بلا تبصرہ تھا۔

میں نے جب یہ کتاب یونیورسٹی لائبریری میں دیکھی تو میرے دل میں آرزو پیدا ہوئی کہ اردو میں بھی اس قسم کی کتاب مرتب ہو جائے تو یہ ایک اہم خدمت ہوگی۔ ایسی معجم کی ضرورت کے حق میں علامہ شبلیؒ بھی اپنے خیالات کہیں ظاہر کر چکے تھے۔ مجھ پہ ان کا بھی اثر تھا۔

پھر زمانہ گذرتا گیا۔۔۔ اور میں دوسرے کاموں میں مصروف ہو گیا۔ تاآنکہ قدرت مجھے اردو دائرہ معارف اسلامیہ (اردو انسائیکلوپیڈیا آف اسلام) کے ادارہ انصرام و تدوین میں لے آئی۔ اس سارے زمانے میں مجھے قدم قدم پہ محسوس ہونے لگا کہ اسلامی موضوعات پر کچھ پڑھنے یا لکھنے کے لئے مصادر کی مناسب رہنمائی موجود نہیں۔ معمولی سے معمولی مسئلے کے بارے میں ابتدائی معلومات حاصل کرنے کے لئے بنیادی مآخذ کی فہرست ایک جگہ نہیں ملتی۔

اس صورتِ حال میں میرے دل میں وہ پرانی آرزو پھر جاگ اٹھی اور میں نے ارادہ کر لیا کہ اس نوع کی ایک قاموس یا معجم کی تدوین کا آغاز کر دیا جائے۔ کیونکہ یہ اسلامی موضوعات (ISLAMICS) کے سلسلے میں ایک بنیادی ضرورت ہے۔

میں جانتا ہوں کہ ہمارے ملک میں کم ہمتی انتہا تک پہنچ چکی ہے۔۔۔ اور اگر کسی میں کچھ ہمت ہے بھی تو وہ اسلام اور اسلامی موضوعات کے بارے میں نہیں۔ اس کے باوجود میں یہ قصّہ امیر حمزہ چھیڑ رہا ہوں تو اس وجہ سے کہ میں نے زندگی بھر کام کی ضرورت و اہمیت پہ نظر رکھی ہے۔ وسائل اور معقول و غیر معقول کی بحث میں کبھی نہیں پڑا۔۔۔ جس کام کی امنگ دل میں پیدا ہوتی، شروع کر دیا۔

دل اپنا عشق کے دریا میں ڈالا

توکلت علی اللہ تعالیٰ

اور اکثر میں نے دیکھا ہے کہ یہی توکل کلید کامیابی ثابت ہوا۔ اب پھر اسی توکل کو لے کر چلا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ایک مرتبہ پھر کامیاب و بامراد کریں گے۔

۲۔ یہ معجم مندرجہ ذیل مطالب پر مشتمل ہوگی :

۱۔ تصورات و نظریات | ۱۔ دینی ۔ ۲۔ فقہی ۔ ۳۔ قانونی ۔ ۴۔ اخلاقی ۔ ۵۔ صوفیانہ ۔

۶۔ علمی و حکمی۔ ۷۔ فنی وغیرہ۔

ب۔ شخصیات | ۱۔ دینی (انبیائے سابق، آنحضرتؐ، خلفائے راشدینؓ، نامور صحابہ و تابعین) ۲۔ فقہائے کبار۔ ۳۔ چیدہ محدثین۔ ۴۔ چیدہ مفسرین۔ ۵۔ حکمائے نامور۔ ۶۔ صوفیہ کبار۔ ۷۔ نامور سپہ سالار، وزراء اور مدبرین۔ ۸۔ سیاسی، نیم سیاسی اور غیر سیاسی تحریکوں کے علمبردار۔ ۹۔ موجد، فنی اہل کمال اور نامور شعراء و ادبا۔ ۱۰۔ افسانوی شخصیتیں۔ ۱۱۔ متفرق۔

ج۔ تحریکات و مسالک | ۱۔ دینی۔ ۲۔ سیاسی۔ ۳۔ علمی۔ ۴۔ صوفیانہ۔

د۔ دینِ اسلام | ۱۔ عقائد۔ ۲۔ عبادات۔ ۳۔ حقانیت اسلام۔ ۴۔ برکاتِ اسلام۔ ۵۔ اسلام غیر کی نظر میں۔ ۶۔ اسلام مستقبل کا مذہب، ازلی ابدی۔ ۷۔ اسلام اور علم۔ ۸۔ اسلام اور سائنس۔ ۹۔ اسلام اور تہذیب انسانی۔ ۱۰۔ قرآن۔ ۱۱۔ حدیث۔ ۱۲۔ فقہ و کلام۔ ۱۳۔ تصوف وغیرہ۔

ھ۔ تاریخ و تہذیب | ۱۔ بڑے بڑے خاندان اور قبیلے۔ ۲۔ بڑے بڑے تہذیبی کارنامے مدارس وغیرہ۔ ۳۔ ادارت، نظامات، تدابیر، تنظیمات ملکی و معاشرتی۔

و۔ علوم و ادبیات و السنہ

ز۔ فنون و صناعات و تفریحات

ح۔ جغرافیہ

۱۔ قرآنی جغرافیہ۔ ۲۔ اسلامی تاریخ کا جغرافیہ (عرب و حجاز سے اقصائے عالم تک) بڑے بڑے شہر جن کی ترقی خصوصی طور سے دورِ اسلامی میں ہوئی۔ عالم اسلام: آبادی، اقوام و انساب۔

بظاہر اندازہ ہے کہ یہ سارا مواد آٹھ مستقل جلدوں کا متقاضی ہوگا۔ لیکن یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ عملی تشکیل میں جلدوں کی تعداد اس سے کم یا زیادہ ہو جائے۔

۳۔ دائرہ کار | ۱۔ تصانیف کے حوالے ہر زبان سے لئے جائیں گے۔ اور ترتیب یہ ہوگی: اردو، عربی، فارسی، انگریزی، ترکی اور دیگر مغربی و مشرقی زبانیں۔ اردو کو اس وجہ سے سب سے پہلے رکھا ہے کہ یہ منصوبہ اسلام کی خدمت کے علاوہ اردو زبان کو باثروت بنانے کے مقصد کے لئے بھی اختیار کیا گیا ہے۔ اس کا پہلا مخاطب اردو دان طبقہ ہے۔ ایک وجہ یہ بھی ہے۔ کہ اردو ہی کی کتابیں اس ملک کے کسی محقق کے لئے سہل الحصول ہوں گی۔ انگریزی کو اس لئے اہمیت دی ہے۔ کہ اس ملک میں یہ زبان بہت مقبول ہے اور اس میں اسلام سے متعلق سرمایہ بھی خاصا ہے۔ مگر یہ واضح ہے کہ وسیع تر ریسرچ کے لئے عربی تصانیف سب سے کارآمد زیادہ ثابت ہوں گی۔ باقی زبانیں

درجہ بدرجہ مفید ہوں گی۔

۲۔ کتابوں کے علاوہ اہم علمی رسائل سے بھی استفادہ کیا جائے گا۔

۳۔ ہر کتاب یا مضمون کے حوالے کے ساتھ مجملاً یہ بھی اردو میں لکھا جائے گا۔ کہ مقالہ نگار یا مصنف کا انداز فکر کیا ہے۔ اس تنقید سے یہ فائدہ ہوگا کہ مطالعہ کرنے والے محقق کی رہنمائی ہو جائے گی۔ ظاہر ہے کہ یہ کام بہت مشکل ہے۔ اس لئے اس پر خاصا وقت صرف ہوگا۔ لیکن معنوی لحاظ سے یہ کوشش بڑی قیمتی ثابت ہوگی۔

۴۔ انداز تدوین یہ ہوگا:

۱۔ ترتیب بلحاظ حروف تہجی۔ ۲۔ بنیادی لفظ جلی حروف میں۔ ۳۔ اسکی مختصر ترین تشریح۔

۴۔ اس کے بعد اس بنیادی لفظ سے متعلق اگر کوئی ذیلی مباحث ہوں گے۔ تو ان کے عنوان قائم کرکے ان کے ذیل میں حوالے درج ہوتے جائیں گے۔ جن کے ساتھ اردو میں مختصر تبصرے بھی ہوں گے۔

۵۔ اندراج کا طریقہ یہ ہوگا:

سب سے پہلے مصنف کا نام، پھر کتاب یا رسالے کا نام، پھر ایڈیشن یا سال اشاعت، پھر جلد کا عدد، پھر صفحہ۔ اس کے بعد قوسین میں مختصر ترین تبصرہ کتابیں زیادہ ہوئیں تو نمبر شمار ۱، ۲، ۳ وغیرہ قلمی کتابوں کی صورت میں اس کتاب خانے کا نام بھی درج ہوگا۔ جس میں کوئی کتاب محفوظ ہے۔

(نمونہ اندراج الگ شائع کیا جا رہا ہے)

۶۔ طریق کار اور لائحہ عمل:

۱۔ سب سے پہلے تصورات (concepts) سے متعلق جلد مدنظر رہے گی۔

۲۔ فہرست عنوانات مرتب کی جا رہی ہے۔ (عمومی مآخذ کی بھی ایک فہرست مرتب ہو رہی ہے۔

۳۔ اس کے بعد عملہ معاونین مقرر ہو کر کارڈ نویسی شروع ہوگی۔ کارڈوں کو بعد میں بلحاظ حروف تہجی مرتب کر لیا جائے گا۔

اگر ضرورت محسوس ہوئی تو بعد میں ایک اور تعارف نامہ شائع کر دیا جائے گا جس میں نظام ادارت کا بھی ذکر ہوگا۔ موجودہ خاکہ عارضی و تجویزی ہے۔ جب باقاعدہ مجلس ادارت کا قیام عمل میں آئے گا تو اس خاکے اور طریق کار میں ردّ و بدل ممکن ہے۔ ایک اہم گزارش یہ ہے کہ دوسرے ملکوں میں علمی منصوبوں کو قومی مہم کا درجہ دیا جاتا ہے۔ یعنی ان کے انصرام و تکمیل میں ہر ذی استطاعت شخص (مالی اور علمی حیثیت سے) شریک ہو جاتا ہے۔ یہاں بھی تمام اہل علم سے درخواست کی جائیگی کہ وہ کتابیات اسلام کے سلسلے میں اپنے اپنے مطالعات کے دائرے میں تصانیف، مصنفین اور موضوعات کے بارے میں ہمیں اطلاع دیکر علمی تعاون کریں۔ اس طرح یہ مہم قومی حیثیت اختیار کر جائیگی۔ اور اس کی تکمیل نسبتاً آسان ہو جائے گی۔ ٭٭٭